رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسَىٰ أَن يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا | میں بھی اک نورانی چہرے کے پرستاروں میں ہوں

ہفتہ میں تین بار شائع ہوتا ہے

قیمت پیشگی چھ روپے سالانہ

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان
ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ مقامی خریداران ساڑھے چار روپے

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

الفضل

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

جلد ۳ | مورخہ ۱۲- اکتوبر ۱۹۱۵ء | سہ شنبہ | مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۳

مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے ٭

خاندان نبوت میں بھی خیریت ہے ٭

فاضل مکرم میر محمد اسحٰق صاحب اور جناب میر قاسم علی صاحب و مولوی سرور شاہ صاحب کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا ارشاد ہوا ہے کہ تاریخ ۱۲- اکتوبر بغرض تبلیغ سیالکوٹ تشریف لیجائیں۔ میاں نذیر احمد مبلغ و میاں عبد اللہ

ظہر اور عصر کی نمازیں آجکل بوجہ مشغولیت ترجمۃ القرآن انگریزی اول وقت میں ہو جاتی ہیں۔ اور نماز عشا معمول سے ذرا دیر سے ٭

مولوی محمد علی صاحب کے مضمون کے دو جواب لکھے جا چکے ہیں ایک ۱۱- اکتوبر کو بعد از عصر مسجد اقصٰی میں تمام احباب کو جمع کر کے مکرم میر قاسم علی صاحب نے سنایا۔ وہ عنقریب اخبار فاروق میں مع خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی چھپ کر احباب کے پاس پہنچ جائے گا ٭

اخبار احمدیہ

سری نگر سے حافظ نور الدین صاحب لکھتے ہیں کہ کشمیر کے اکثر دیہات میں کثرت سے احمدی پھیلے ہوئے ہیں جو چار ساڑھے چار ہزار کے قریب ہوں گے۔ پہلے سرینگر میں دو تین ہی احمدی تھے مگر اب خدا کے فضل و کرم سے تیس چالیس کے قریب تو ظاہرہ طور پر ہو گئے ہیں۔ اور کچھ ابھی پوشیدہ ہیں۔ اُمید ہے کہ وہ بھی انشاء اللہ جلدی ہی احمدیت کا اظہار کر دینگے۔ خدا کے فضل سے جسقدر تبلیغ کی جاتی ہے اسی قدر تعداد جماعت میں زیادتی ہوتی جاتی ہے۔ وفات مسیح کو تو بہت لوگ مان چکے ہیں حضرت مرزا صاحب کے دعوے مسیحیت میں کچھ شکوک ہیں۔ وہ بھی انشاء اللہ العزیز رفع ہوتے جائینگے ٭

عصر پور (پٹیالہ) سے مولوی عبد الصمد صاحب لکھتے ہیں۔ کہ نواح پٹیالہ میں بندہ نے لیکچروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے چنانچہ عصر پور میں اسلام کی صداقت اور امام وقت کے ظہور اور اسکی شناخت پر لیکچر دیا۔ جسکو لوگوں نے نہایت ہی دلچسپی اور امن کے ساتھ اول سے آخر تک سنا۔ میرے ہمراہ سنور کے دو ایک اور بھی دوست تھے جنہیں تبلیغ کا بڑا شوق ہے اور سلسلہ کی ترقی کے لئے ہر وقت کوشاں رہتے ہیں۔ مکرم رجب علی خان صاحب سنوری کا لڑکا باوجود اپنی چھوٹی عمر کے تبلیغ احمدیت کے لئے جوانوں سے بڑھ کر جوش رکھتا ہے اور تبلیغ حق کے وقت کسی سے نہیں ڈرتا۔ فالحمد للہ ٭

بلب گڈھ سے حکیم انوار حسین خان صاحب لکھتے ہیں کہ میں فرید آباد اور اسکے گرد و نواح میں تبلیغ کیلئے جاتا ہوں جہاں کے لوگ صداقت احمدیہ سے بالکل ناآشنا ہیں۔ تبلیغ کے لئے خدا تعالیٰ کوئی نہ کوئی راہ نکال ہی دیتا ہے اور حق کے طالب مل ہی جاتے ہیں۔ چنانچہ ایک شخص کے ساتھ مسیح موعود کے متعلق گفتگو ہوتی

باہتمام شیخ عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا

جالندہر سے ڈاکٹر محمد ابراہیم صاحب دیکسینیٹر لکھتے ہیں کہ پچھلے دنوں مولوی محمد حسن صاحب نے میرے مکان پر تبلیغ احمدیت کی خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت اچھا اثر ہوا خدا کرے کہ اس مردہ شہر میں بھی سعید روحیں پیدا ہوں جنہیں دین اسلام کے لئے محبت اور جوش ہو۔

جہلم سے برادر عبد العزیز صاحب لاہوری لکھتے ہیں۔ چند دن ہوئے کہ میاں فضل آلہی پروفیسر اشاعت اسلام کالج لاہور یہاں آئے تھے بازار میں کھڑے کھڑے نبوت کے متعلق باتیں ہو رہی تھیں وہاں کچھ غیر احمدی اور غیر مبائع بھی کھڑے تھے۔ میاں فضل آلہی کہنے لگے کہ میں مرزا صاحب کو ایک مولوی سے بڑھکر نہیں سمجھتا۔ چنانچہ آپ نے جمعہ کے دن حنفیوں کے ساتھ ملکر نماز جمعہ پڑہی تو ایک غیر احمدی شخص محبوب علی نامی نے کھڑے ہو کر باآواز بلند کہا اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے بچھڑے ہوئے بھائی پھر ہم سے آملے ہیں۔ اور انہوں نے اپنے عقیدہ سے توبہ کر لی ہے۔ اور بعد میں ڈونڈی پٹوائی گئی اور مولوی حافظ غلام رسول صاحب اور بندہ نے سلسلہ کے متعلق تقریریں کیں۔

پھنیان ضلع جالندہر سے میاں محمد حسن صاحب واعظ لکھتے ہیں کہ اس گاؤں میں پانچ روز تک تبلیغ احمدیت کی گئی۔ لوگوں کی دینی حالت بہت گری ہوئی تھی۔ الحمد للہ مرد و عورتوں نے نمازیں شروع کر دی ہیں اور آئندہ کیلئے وعدہ کیا ہے۔ کہ ہم کبھی نماز نہ چھوڑ ینگے انشاء اللہ العزیز جلدی ہی یہ لوگ احمدیت کو قبول کرینگے۔

سکرنڈ (سندھ) سے برادر محمد بریل صاحب لکھتے ہیں۔ کہ مجھے ممبران خدام کعبہ میں سے ایک شخص ملا اس کی باتوں کو سنکر میں نے کہا کہ جب تک دنیا شہزادہ امن حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے تلے نہ آئے فلاح نہیں پا سکتی اس کو میں نے بہت تبلیغ کی اور کہا کہ مرزا صاحب کو ماننا فرض ہے اور آپکو ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی اس کے جواب میں اس نے کہا کہ میں مرزا صاحب کے اصولوں کا مداح ہوں۔ اور میں آپ کی کتب کو غور سے دیکھنے کی کوشش کرونگا۔ **بھنگالہ** ضلع ہوشیارپور سے محمد بخش صاحب لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں باسمتی کی فصل بہت کثرت سے ہوتی ہے جو احباب منگوانا چاہیں میں بہت تھوڑی کمیشن لیکر بھجوا سکتا ہوں۔

ایام ذی الحج کی ابتدائی تاریخوں کے متعلق احکام

جس قدر پڑھے ہوئے آدمی ہیں وہ اسے ضرور پڑھیں اور جنہیں پڑھنا نہیں آتا۔ انہیں سنائیں۔

۱۔ جس شخص نے قربانی کرنیکا ارادہ کیا ہو۔ وہ ذوالحجہ مہینہ کے شروع ہونے سے لیکر قربانی کے ذبح کرنے تک کوئی کسی قسم کی حجامت بنوائے نہ ناخن اتروائے۔

۲۔ قربانی۔ بکرے۔ دنبے۔ مینڈھے گائے بھینس اور اونٹ کی ہو سکتی ہے +

۳۔ ان تمام مذکورہ بالا جانوروں میں قربانی کے لائق وہ جانور ہے جو کم سے کم دو دندا ہو۔ اور دو دندا وہ جانور ہے جس کے دودھ کے دانت جھڑ جاویں تو پھر دو دانت نکلیں

۴۔ گائے بھینس اونٹ میں زیادہ سے زیادہ سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں

۵۔ قربانی کا جانور نماز عید کے بعد ذبح کرنا چاہیئے اور نماز عید کے بعد سے لیکر بارہ تاریخ کے اختتام تک ذبح کرنا سب کے نزدیک بالاتفاق جائز ہے۔ اور بعض علماء ۱۳ تاریخ کی عصر تک جائز قرار دیتے ہیں

۶۔ قربانی کا جانور تندرست ہو۔ لنگڑا۔ اندھا۔ کانا۔ کان کٹا۔ سینگ ٹوٹا ہوا نہ ہو اور نہ بہت دبلا پتلا ہو۔

۷۔ قصاب کو مزدوری کے طور پر قربانی کے گوشت میں سے کچھ نہیں دینا چاہیئے

۸۔ قربانی کا گوشت خود بھی کھائے۔ دوستوں رشتہ داروں کے علاوہ مساکین کو بھی کھلاوے۔

۹۔ نویں تاریخ یعنی بقرعید کے ایک دن پہلے روزہ رکھنا بہت بڑے ثواب اور کفارہ کا موجب ہے۔

۱۰۔ نویں تاریخ کی صبح سے لیکر تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر دن اکثر موقع پر یہ الفاظ اونچی آواز سے تکبیر کہنی چاہیئے

اللہ اکبر اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر اللہ اکبر و للہ الحمد۔

نوٹ۔ قربانی میں نر اور خصی دونوں یکساں ہیں دونوں کی قربانی ہو سکتی ہے۔

نوٹ ۲۔ تمام کھالیں یا ان کی قیمت صدر انجمن احمدیہ قادیان کے دفتر میں آنی چاہئیں +

تازہ واقعات جنگ

شامپین میں فرنچ افواج کو اندنوں ایک بڑی بھاری فتح حاصل ہوئی سرویہ کے خلاف بقول رویٹر چار لاکھ کی جمعیت فراہم ہوئی ہے **بلغاری** قونسل متعینہ برطانیہ نے اپنی گورنمنٹ کی بیہودہ حرکت سے بیزار ہو کر استعفا دیدیا۔ **بڈاپسٹ** میں مخالف خیال کے لیڈر عام طور پر گرفتار کئے جا رہے ہیں سرویہ پر دشمن کا حملہ شروع ہوگیا۔ اس کی اگلی گارد جو بلغراد کیجانب دریائے ڈینیوب کو عبور کر آئی تھی کچھ تباہ کر دیگئی باقی گرفتار۔ سو سے زیادہ قیدیوں میں کچھ جرمن بھی ہیں جو اطالین محاذ سے ادہر منتقل کئے گئے تھے دشمن کا نقصان عظیم ہوا۔ لڑائی جاری ہے **مغربی** محاذ میں آرٹائیں وغیرہ مختلف مقامات پر زور شور کی گولہ باری ہوئی۔ **شامپین** میں فرنچ فتح کے بعد جرمنوں نے ایک غضبناک جوابی حملہ کیا اور پھر شکست فاش کھائی۔ اس حملہ میں دشمن نے تمام محاذ پر شدید گولہ باری کی **آرٹائیس** کے چھینے ہوئے مورچوں پر غنیم نے چار بار پے در پے دھاوا کیا مگر آخر زک اٹھا کر بھاگنا پڑا برلن میں تسلیم کیا گیا کہ مینٹ میر کیجانب فرانس کی تازہ دم ڈویژنیں جرمن لائن میں جا گھسیں **مشرقی** محاذ میں روسی سپاہ کی جارحانہ کارروائی اس وقت زور پر ہے۔ ڈونسک اور علاقہ جھیل میں جنگ بشدت ہو رہی ہے **سلانیکا** سے ایک فرنچ نامہ نگار تار خبر دیتا ہے کہ بقول ایک (حامی جرمن) بلغاری اخبار کے جرمنی و بلغاریہ کے مابین ایک معاہدہ ہوا ہے جس کی رو سے بلغاریہ اپنی رہلیں جرمنوں کے اختیار میں دیدیگا اور ۳ لاکھ جرمن فوج کے دوش بدوش سرویہ سے لڑیگا۔ اگر رومانیہ نے مداخلت کی تو جرمنی اتنی ہی جمعیت اور اسکے خلاف بھیجیگا۔ بھر حال اس امداد کے عوض بلغاری دسری بیا حصہ مقدونیہ ملیگا۔ اور آئندہ یونان کے ساتھ بطور خود فیصلہ کرنیکے لئے آزاد ہوگا **بندرگاہ** ڈنلانک پر ۸۔ اکتوبر سے دول متحدہ کی سپاہ اترنی شروع ہوگئی ہے **مختلف واقعات** بحیرہ بالٹک میں برطانی و روسی آبدوزوں کی سرگرمی کے سبب سویڈن جرمنی کی درمیانی آمدو رفت بہت کچھ مسدود ہوگئی ہے برٹش تجارت میں ماہ ستمبر کے اندر ۱۳۶۸۲۵۲ پونڈ کی بیشی درآمد مال میں ہوئی اور ۵۶۳۴۳۳۱ پونڈ کی برآمد میں قط العمارہ میں انگریزی سپاہ کو نمایاں فتح حاصل ہوئی اور ترکون نے شکست فاش کھائی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ کوئی شخص بغیر باقاعدہ پروانہ راہداری کے بغرض تجارت یا سیر وسیاحت زنجبار نہ جائے۔

* خط وکتابت کے ذریعے مزید حالات دریافت کرلیئے جاویں جلالپور جٹاں ضلع گجرات سے میاں غلام حید صاحب لکھتے ہیں کہ میں سخت بیمار ہوں لودھیانوی محمد سردار خان ڈپٹی ڈاکٹر عرصہ سے بیمار ہیں۔ ظفروال سے اللہ رکھا صاحب لکھتے ہیں کہ میں ایک ابتلا میں پھنسا ہوا ہوں احباب دعا کریں +

بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان - مورخہ ۱۲ - اکتوبر ۱۹۱۵ء

واقعات عالم مومن کی نظر میں

صبح اور شام روز ہوتی ہیں - لیل و نہار کا یکے بعد دیگرے آنا تیسوں دن کی معمولی بات ہے - ہواؤں کا چلنا - پانی کا برسنا نباتات کا اگنا - کھیتوں کا لہلہانا - نسل انسانی اور دیگر حیوانات کی موت پیدایش روز مرہ کے کام ہیں پھر اقوام و افراد پر طرح طرح کے حوادث و واقعات کا گذرنا ایسے امور ہیں - جنہیں نوادر میں شمار نہیں کیا جاتا - کیونکہ ہمیشہ ہمارے مشاہدے میں آتے ہیں - لیکن اگر انکی بھی کنہہ پر غور و تدبر کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان کا ظہور خدا تعالیٰ کی بے شمار قدرتوں اور حکمتوں سے وابستہ ہوتا ہے - اور اسی لئے اس تعالیٰ نے انکو اپنے کلام پاک میں جابجا اپنی آیات اور بنی آدم کے لئے سبق آموز نشانات قرار دیا ہے کیونکہ اسلامی تعلیم کا منشاء ہی یہ ہے کہ انسان بات بات میں اپنے فطری قوائے ظاہری و باطنی سے کام لیکر اس حیات مستعار میں بھی فلاح و بہبود حاصل کرے - اور اپنے خالق و مالک کے ساتھ رشتہ صحیح و قوی جوڑے رکھے تاکہ نجات اُخروی کا بھی وارث ہو ٭

کچھ شک نہیں کہ عالم اسباب کا نظام نہایت عمیق اور وسیع ہے - اور جتنا کوئی اس میں ذہن لڑائے قدرت کے تحیر خیز اسرار کھلتے چلے جاتے ہیں - حیات انسانی کے متعلقات پر گوناگوں اثر ڈالنے والے خواص موجودات اور روابط نتائج و علل آشکار ہوتے رہتے ہیں - چنانچہ آج تک کی تمام مادی ترقیات کا راز اسی اصول میں پنہاں ہے اور تدبر و تجسس - تجربہ و مشاہدہ - سعی و تدبیر وغیرہ بہت سے افعال انسانی اسی کی فروع ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی یہ بھی مسلمات سے ہے کہ نہ تو انسان کی محدود عقل و فہم لامتناہی اسرار الٰہی کا احاطہ کر سکتی ہے نہ یہ ناچیز و کمزور مخلوق تمام کائنات عالم اور حوادث روزگار پر ایسا قابو رکھتا ہے کہ انکے منافع و مضار کلی اسکے اختیار میں ہوں - صرف خدا تعالیٰ کے ہزارہا راستبازوں کا تجربہ اور انکے دنیا میں آنے کی غایت مقصود ہی ہم کو یہ سبق نہیں دیتی - بلکہ بڑے بڑے زبردست اسباب پرستوں اور رعب و جلال والے اہل تدبیر کی درماندگیاں بھی بے شمار واقعات کا ایک ایسا مرقع پیش کرتی ہیں جس پر غور کرنیکے بعد کوئی صحیح الدماغ و سلیم الفطرۃ انسان اس مسبب الاسباب یا علت العلل کے ہمہ گیر تصرفات سے ہرگز منکر و مستغنی ہو نہیں سکتا - جسے اصطلاح مذہب میں خدائے علیم و حکیم اور قدیر و بصیر (بجمیع اوصافہ) مانا گیا ہے -

پھر جب اچھے اچھے دہریہ طبع - آزاد منش خلیع الرسن سرکشوں کو خدا تعالیٰ کے قادر و قاہر دست تصرف کے آگے بالآخر سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے تو بھلا مومن کب اس سے غافل و بیخوف رہ سکتا ہے - اسلامی تعلیم تو ہمیں شروع سے یہی سکھلاتی ہے کہ ہر بات میں اپنے مولیٰ کا دھیان مدنظر رکھو - تمہاری زندگی کا کوئی شغل اسکی یاد سے خالی نہ ہو - چنانچہ ارشاد ہوتا ہے کہ "واذکروا اللّٰہ کثیراً لعلکم تفلحون" اللہ کا ذکر کثرت سے کرتے رہو تاکہ بامراد و کامیاب ہو جاؤ - اس ذکر کثیر سے یہ غرض تھوڑا ہی ہے کہ دنیا کے سارے دھندے چھوڑ - ایک تسبیح ہاتھ میں لے - ہر وقت بے سوچے سمجھے صرف زبان سے اللہ اللہ رٹتے رہیں نہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تمہارے کاروانکار حیات حیوانوں کی مانند نہ ہوں کہ مالک نے کنوئیں گاڑی یا ہل میں جہاں جوت دیا اس میں لگ گئے اور فقط ٹخ ٹخ سے غرض رکھی - انسان اور خاصکر ایک مومن بھی اسی طرح اپنے کاموں میں منہمک رہے تو پھر اس میں اور جانور یا کافر میں فرق کیا ہوا ؟ مومن کی نازک ذمہ واریاں تو اس امر کی متقاضی ہیں کہ اس کا کوئی فعل شان ایمان سے خالی نہ ہو وہ نظام عالم کی شاندار سے شاندار ہستی کو دیکھ کر بھی خالق اکبر کی عظمت سے متاثر ہوتا ہے - اور ادنیٰ ترین موجودات کے نظارہ سے بھی اس کا ذہن اُسی رب العالمین کی نہاں در نہاں قدرتوں کی طرف منتقل ہو جاتا ہے وہ جب اپنے مولیٰ کی طرف سے کوئی نعمت یا نشان رحمت پاتا ہے تب بھی اُسی کا شکر کرتا ہے - اور جب اسے کسی قسم کی بلا یا زحمت کا سامنا ہو - تب بھی اُسی کے حضور گر جاتا ہے کہ اے میرے رحیم و پردہ پوش مالک مجھ کمزور مخلوق میں ایسی کہاں کہ تیرے امتحانوں میں پورا اُتر سکوں - اپنی کریمی و ستاری کو کام فرمایئے - اور دریائے رحمت کو جوش میں لاکر محض اپنے فضل سے میری مشکلیں آسان کیجے ٭

وہ ہولناک حوادث کو دیکھ کر یہ جانتے ہوئے بھی کہ زلازل کے وجوہ مادی یہ ہوتے ہیں اور طوفان باد و باراں کے اسباب طبعی یہ - امراض وبائیہ ان ان موجبات سے پیدا ہوتے اور پھیلتے ہیں - گرانی و قحط وغیرہ مختلف اقسام کی مصائب اور تباہیاں فلاں فلاں غلط کاریوں اور بے اعتدالیوں سے آتی ہیں - غرض اس ظاہری سلسلہ علت و معلول کا علم رکھتے ہوئے بھی کسی بلائے ناگہانی یا حادثہ ارضی و سماوی سے خبردار ہوتے ہی اس کا خیال فوراً اس مدبر بالارادہ ہستی باری تعالیٰ کی طرف رجوع ہوتا ہے - جس کی کسی نہ کسی حکمت و مصلحت کے ماتحت کارگاہ عالم میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے - وہ اپنے افعال و حرکات اور گرد و پیش کے حالات پر بڑی احتیاط - مآل اندیشی اور ہوشیاری و تقویٰ شعاری سے نظر رکھتا ہے اور جب اپنی ذات پر کوئی ناگوار حالت وارد ہو تو فی الفور اپنا محاسبہ کرتا اور تقصیر و خطا کا پتہ لگا کر اصلاح نفس میں مصروف ہو جاتا ہے - اسی طرح جب دوسروں پر کوئی آفت نازل ہوتی ہے تو بھی اسکے اندرونی اسباب کی ٹوہ لگا کر اس بات کی فکر و پڑتال کرنے لگتا ہے کہ کہیں ایسا تو نہیں کہ میں بھی اسی غفلت و معصیت میں مبتلا ہوں جسکے سبب انکی شامت اعمال بصورت مصیبت ان پر مسلط ہوئی - غرض وہ ہر واقعہ سے خدادانی و خداترسی کا سبق لیتا - اور ہر کام ہر بات میں اپنی بندگی اور اسکی خدائی کو دخل دیتا ہے -

جب ذرا ذرا سے کاموں میں ایک طرف اسباب ظاہری کا ایک جال سا پھیلا ہوا ہے - دوسری طرف مخفی در مخفی علل معنوی اپنا کام کر رہی ہیں تو یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے واقعات اور حوادث و انقلابات میں کوئی نہ کوئی حکمت ربی مضمر نہ ہو یہ ضروری نہیں ہے کہ انسان ہر تصرف قدرت کی ماہیت معلوم کرے - اور تمام اسرار الٰہی کی کنہہ کو پہنچ سکے تو جہاں اسکی محدود فہم و فراست تھک کر رہ جائے وہاں بھی کم از کم اپنے عجز کا اقرار اور خدائے علیم و حکیم کی تسبیح و تقدیس تو بہرحال مومن کا کام ہے - اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی مرضی پر چلنے کی توفیق دے - آمین ٭

قابل توجہ قلمی معاونین

الفضل کے اجراء کا مقصد یہ نہیں ہے کہ اسکے کالم محض اختلافی مضامین کے لئے وقف رہیں۔ بلکہ اس کی اصل غرض ملک و قوم کے اخباری مذاق کو سنوارنا اور خاصکر اپنی جماعت میں پاکیزگی و متانت۔ تقویٰ و طہارت کی رُوح پھونکنا ہے باہمی تنازعات تو ہمیشہ سے ہوتے آئے ہیں اور تاقیامت چلے جائینگے۔ ان میں پڑکر اصلی مدعا کو بھول جانا سخت غلطی ہے۔ پس ہمارے معزز مضمون نگاروں کو چاہیئے کہ آیندہ سے اپنی توجہ زیادہ تر علمی۔ دینی۔ اخلاقی۔ تمدنی اور تبلیغی مضامین پر مبذول رکھیں۔ جن احباب کی نظر سے یہ نوٹ گذرے وہ دوسروں کو بھی آگاہ کر دیں ❊

سالانہ جلسہ

قریب آ رہا ہے۔ جسکے دوران میں ایک روز احمدی کانفرنس کا جنرل اجلاس بھی ہوا کریگا ہے مقامی جماعتوں اور انجمنوں کے اراکین کو چاہیئے کہ اپنی اپنی سالانہ کارگذاری اور حسابات وغیرہ کی جانچ پڑتال ابھی سے شروع کر دیں ہرایک انجمن کے خاصکر عہدیدار تو ضرور ہی شریک جلسہ ہونیکے واسطے تیار رہیں۔ اور دیگر معزز ممبران بھی زیادہ سے زیادہ تعداد میں آنیکی کوشش کریں۔ جلسہ فنڈ کی اعانت کا بھی پہلے سے قرار واقعی فکر ہونا ضروری ہو۔ امید ہے کہ ہر جگہ کے احمدی دوست اس تحریک کی خاص توجہ فرمائینگے ❊

قانون رواج اور مُسلمان

الفضل میں تو یوں بھی بارہا اسبات پر زور دیا جاتا رہا ہے کہ تقسیم ورثہ کے بارہ میں مسلمانوں اور خصوصاً جماعت احمدیہ کو رواج کے بالمقابل احکام شریعت مقدم رکھنے چاہیئیں۔ لیکن جب سے شملہ میں مجوزہ قانون پر غور کرنے کو انعقاد کانفرنس کا اعلان ہُوا۔ اور پھر بعد از انعقاد اور زیادہ۔ مسلمان اخباروں میں بھی اس مسئلہ کا بہت چرچا ہونے لگا ہے بلاشبہ جب تک یہ قانون قرار واقعی طور پر وضع نہ ہو موقعہ ہے کہ گورنمنٹ کے حضور اس کے متعلق عرض معروض کر سکیں۔ لیکن یہ جتلا دینا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اخباروں میں یا دیگر طریقوں سے ایجیٹیشن پھیلانا ہرگز قرین مآل اندیشی و دانشوری نہ ہوگا۔ جب کسی معاملہ میں عوام کے اندر جوش یا تحریک پھیل جائے تو اسکے نتایج اکثر ندامت خیز و پرخطر ہوا کرتے ہیں۔ لوگ سرکار کی سیاسی مصالح و مشکلات کو تو سمجھ نہیں سکتے۔ خواہ مخواہ بیکسری کی حرکات کے مرتکب ہونے لگتے ہیں۔ پس عامۃ الناس کے حلقوں تک اس مسئلہ کو پہنچانا ہی نہ چاہیئے۔ صرف معزز معاملہ فہم اور دور اندیش دردمندان ملت اس معاملہ میں پڑیں۔ اور وہ بھی محض مودبانہ عرضداشتوں کے ذریعے گورنمنٹ عالیہ کو توجہ دلائیں کہ قانون زیر بحث فلاں و فلاں وجوہ سے مضر و خلاف مصلحت ہوگا ❊

توسیع اشاعت کی ایک تجویز ❊

سامانہ سے برادر مکرم جناب شبیر حسن صاحب مشورہ دیتے ہیں۔ کہ قادیان سے جو اصحاب بغرض تبلیغ بیرونجات میں تشریف لیجاتے ہیں وہ ریویو آف ریلیجنز اور الفضل کی خریداری کے واسطے احمدی احباب کو ترغیب دلایا کریں تو اخبار و رسالہ کی اشاعت بہت کچھ بڑھ سکتی ہو باہر کے احمدی دوستوں میں بہت سے ایسے ہیں جو باوجود مقدرت کے اخبار نہیں خریدتے۔ اور دوسروں سے لیکر پڑھ لینے پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ انکے خریدنے اور پڑھنے پڑھانے کی بڑی ضرورت ہے۔ بظاہر یہ تجویز تو اچھی ہے مگر علمائے دین جس اہم خدمت سلسلہ کی خاطر یہاں کے ضروری کاموں کا حرج گوارا فرما کر ارشاد حضرت کے ماتحت کسی جگہ جاتے ہیں۔ انہیں اپنے وقتی فرض کا ہی کچھ کم فکر نہیں ہوتا کہ دفتر اخبار اپنر کسی فکر مزید کا بار ڈالے۔ ہاں اگر وہ از خود بطیب خاطر اس کار خیر کا خیال رکھا کریں تو عنداللہ ماجور ہوں گے۔ ریویو اور الفضل کی قلت اشاعت فی الواقعہ نہایت رنجدہ ہے اگر مقامی احباب اپنی اپنی جگہ بلاکسی کے زور ڈالے اسطرف توجہ فرمائیں تو ایک بڑی حد تک اخبار و رسالہ دونو کی مالی مشکلات و زیر باری کا بوجھ ہلکا ہو سکتا ہے۔ یہ موقعہ نہیں ہو کہ ان ہر دو خدام سلسلہ کی اہمیّت و ضرورت ناظرین کو جتلائی جائے۔ جماعت کے اکثر افراد خود جانتے ہیں کہ ان کا وجود اغراض سلسلہ کے حق میں کیسا کچھ قابل قدر اور مستحق توجہ ہے ❊

دشمن کی آبدوز کشتیاں غرق

غنیم کے آبدوزوں نے شروع شروع میں دول متحدہ کے جہازوں کو جیسا پریشان کیا تھا۔ اب انکی ساری کسریں نکل رہی ہیں۔ چنانچہ تازہ اطلاعات سے پایا جاتا ہے کہ برٹش بیڑے نے جرمن آبدوز کشتیوں کے خلاف اندلوزن جو طریقے اختیار کئے ہیں ان سے غنیم کے محکمہ متعلقہ میں بڑی تشویش و مایوسی پیدا ہو گئی ہے۔ ایک مراسلہ سرکاری کا بیان ہے کہ حال میں دشمن کی ساٹھ ستّر آبدوز کشتیاں گرفتار یا غرق کی جا چکی ہیں۔ جرمن خود بھی تازہ برٹش فتوحات کا انکار نہیں کر سکتے مگر جیسا کہ کسی گذشتہ اشاعت کی ایک تار خبر میں ذکر تھا وہ اپنے ہاں ایسی اطلاعات کو جہاں تک ہو سکتا ہو دباتے ہیں تاکہ لوگوں میں ابتری و تشویش نہ پھیلنے پائے مگر آخر تابکے ؟ واقعات کسی کے چھپائے چھپ نہیں سکتے کبھی تو جرمنی کی پبلک کو صورت حال کا پتہ لگ ہی جائیگا کیونکہ دشمن کا ایک یہی نقصان تو نہیں ہوا بلکہ معرکہ کارزار میں بھی اب تو ہرایک محاذ پر اسکی بڑی طرح گت بن رہی ہے کثیر التعداد نقصان جان بے شمار گرفتاریاں اور توپوں و دیگر سامان حرب کا چھینا جانا ایسے کاری زخم ہیں جن کا اخفا مشکل ہے ❊

ہندو یونیورسٹی

کا مسودہ پاس ہو گیا جو بنارس میں قائم کی جائے گی۔ آغاز فروری آیندہ میں حضور وائسرائے اس کا سنگ بنیاد نصب فرمائینگے سب سے پہلے مُسلمانوں کو اپنی قومی یونیورسٹی بنانے کا خیال پیدا ہُوا تھا۔ انکی دیکھا دیکھی ہندو دوستوں میں بھی تحریک ہوئی آخر مسلمان اسکے نشیب و فراز ہی پر حیل حجت کرتے رہے اور جو پیچھے تھے وہ آگے نکل گئے۔ اب سُنا گیا ہے کہ اپنی ناکامی پر پچھتاتے ہوئے مسلمانوں کے بعض حریت پسند لیڈر جیسی یونیورسٹی کا چارٹر ملے ویسی ہی لینے پر رضامند ہیں مگر اب اختتام جنگ تک تو شاید ہی انکی یہ مُراد حاصل ہو ؎

آنچہ دانا کند کند نادان
لیک بعد از ہزار رسوائی

حاجی صاحب کا تلوار اٹھانا خدا اور رسول کے حکم کے خلاف ہے

صاحبان میں نے ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء کے الفضل میں مذکورہ بالاسرخی پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ اب میرا ارادہ ہے۔ کہ حاجی صاحب کے حالات پر اور روشنی ڈالوں۔ تاکہ لوگوں پر عیاں ہوجائے کہ وہ شخص جو سرحد پر حضرت مسیح موعودؑ کے مریدوں کو زور سے غیر احمدی بنانا چاہتا تھا۔ وہ جو مسیح موعودؑ کے مریدوں کے ساتھ بائیکاٹ کا حکم دیا کرتا تھا۔ وہ جو مسیح موعودؑ کے مریدوں کو نیست و نابود کرنے کا پختہ ارادہ کرچکا تھا۔ وہ جو مسیح موعودؑ کے مریدوں کو ضلع سے خارج کرنا چاہتا تھا۔ وہ روز بروز خود کیسا تباہ اور بے عزت ہو رہا ہے۔ اور اس کے مایہ ناز مرید اور رشتہ دار جیل خانوں میں کیسے ذلیل ہو رہے ہیں۔ اور اس کی اولاد کیسی دربدر خاک بسر پھر رہی ہے۔ یہ نادان اتنا نہیں جانتا کہ یہ اس مسیح موعودؑ کے مرید ہیں جس کو خدا تعالےٰ نے چودہویں صدی کے سر پر مبعوث کرکے فرمایا۔ کہ اٹھ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چُنا۔ کیا یہ نادان نہیں جانتا کہ مسیح موعودؑ کو خدا نے کہا کہ "تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں۔ کیا یہ نادان نہیں جانتا کہ مسیح موعودؑ کو خدا نے فرمایا۔ کہ تو وہ مسیح موعودؑ ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائیگا۔ کیا یہ نادان نہیں جانتا۔ کہ خدا نے مسیح موعودؑ کو مخاطب کرکے کہا کہ "تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید" کیا یہ نادان نہیں جانتا کہ خدا نے مسیح موعود کو فرمایا کہ "میں نے لوگوں کو دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا ان کو کہدے کہ میں تم سب کیطرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں" کیا یہ نادان نہیں جانتا کہ مسیح موعودؑ کو خدا نے کہا کہ "میں نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کرکے دکھلاؤں۔ اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں۔ برکات میں معارف میں تعلیم کی عمدگی میں خدا کے تائیدوں میں خدا کے عجائب و غرائب نشانوں میں اسلام سے ہمسری نہ کرسکے"۔ کیا یہ نادان نہیں جانتا کہ خدا نے مسیح موعودؑ کو فرمایا کہ "تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے۔ میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا"۔ سو ایسے عظیم الشان شخص کے مریدوں کو ضلع خارج کرنا۔ یا نیست و نابود کرنا کوئی آسان کام نہیں حاجی صاحب اور اس کے مریدوں کے ساتھ اب جو سلوک ہو رہا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ اس نے حق کا مقابلہ کرنا چاہا تھا۔

صاحبان کچھ عرصہ تو حاجی صاحب اور بونیر کے جاہل لڑا کے مخالفت پر تلے رہے۔ لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ انگریزوں کے زبردست توپ خانہ اور بہادر سپاہیوں کے سامنے ہماری کچھ پیش نہیں جاتی۔ تو مفصلہ ذیل شرطیں لکھ کر صلح کا پیغام بھیجا۔ (۱) گورنمنٹ میری جائداد مجھ کو دے۔ (۲) گورنمنٹ مجھکو سرکاری علاقہ میں رہنے پر مجبور نہ کرے جہاں کہیں میرا جی چاہے رہنے کی اجازت دے (۳) بونیر کے لوگوں کو تنگ نہ کرے (۴) بونیر کے لوگ غریب ہیں اور ان کے پاس روپیہ نہیں اس واسطے ان سے تاوان جنگ نہ لیا جائے لیکن جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے مذکورہ بالا شرائط کو منظور نہ کیا اور بونیر کے لوگوں کو جواب دیا گیا کہ حاجی صاحب اور مولویوں کو ہمارے حوالے کردو۔ لیکن بونیر کے جاہل لوگ کب ایسے زبردست کرامت والے پیر کو ہماری سرکار کے حوالے کرنے لگے تھے۔ صاحبان حاجی صاحب بونیر کے لوگوں کو تباہ و خستہ کرکے وہاں سے کسی دور علاقہ میں بھاگ گیا ہے۔ اب کسی اور علاقہ کے لوگوں کو جہاد کے لئے ترغیب دے رہا ہے پہلے تمام لوگ کہتے تھے۔ کہ ضرور حاجی صاحب کے پاس کرامت ہوگا۔ تب ہی انگریزوں سے لڑنا چاہتا ہے۔ لیکن اب تو کوئی حاجی کا ذکر بھی نہیں کرتا۔ اگر کرتے ہیں تو یہی کہتے ہیں "کہ حاجی صاحب نے ناحق مسلمانوں کو تباہ کیا۔ اور اکثر لوگ تو اب گالی دیتے ہیں۔ حاجی صاحب کے جہاد کے حکم نے واقعی سرحد کے لوگوں کو ایسا تباہ کیا کہ میں بیان نہیں کرسکتا۔ بونیر کے لوگوں کو دیکھکر سورت شب قدر اور چک درہ کے لوگ بھی جہاد کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔ لیکن سرکار عالیہ کے زبردست توپخانہ اور بہادر سپاہیوں نے ان تمام فسادی اقوام کو ایسا خاموش کردیا۔ کہ پھر کبھی جیتے جی جہاد کا نام نہیں لینگے۔

صاحبان کچھ دن ہوئے ہیں۔ کہ مردان میں ایک جاہل نے جو غالباً اسی حاجی کا مرید معلوم ہوتا ہے۔ ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ کہ "اے مسلمانوں جہاد کے لئے اٹھو" اور اس اشتہار کو کوچوں اور بازاروں میں لگایا تھا۔ ابھی تک لکھنے والے کی تلاش ہو رہی ہے اس کم بخت کو اتنا خیال نہیں کہ اس شرارت کا نتیجہ کیا ہوگا۔ حکام بالا سے ایک اور حکم صادر ہوا ہے۔ جو کوئی غیر علاقہ کے آدمی کو سرکاری حدود کے اندر دیکھکر گرفتار کرائیگا۔ اسکو سرکار کی طرف سے انعام دیا جائیگا اور حاجی صاحب کو دفعہ ۲۱ ضمن (د) و (ہ) سرحدی قانون کے رو سے باغی قرار دیا گیا ہے اگر کوئی اس کو گرفتار کرکے سرکار کے حوالے کریگا اسکو کئی ہزار روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اور حاجی صاحب کی جائداد جو کم از کم ۳۰ ہزار روپے کی ہے۔ نیلام ہوگی۔

ہائے افسوس! اگر لوگ مسیح موعودؑ کو جو امن کا شہزادہ تھا۔ مان لیتے۔ تو آج یہ دن ان مشکلات کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ اور نہ اس جہالت کی موت مرتے۔ لیکن یہ غیر احمدی لوگ حضرت مسیح موعودؑ کو کیسے مان سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کا تو ایمان ہے۔ کہ چودہویں صدی میں خونی مہدی پیدا ہوگا۔ وہ کافروں کو قتل کریگا۔ اور لوگوں کو تلوار کے زور سے اسلام میں داخل کریگا۔ اور لوگوں کو بے شمار دولت دیگا۔ اور تمام روئے زمین پر حکومت کریگا لیکن جب دوسری طرف ہم مسیح موعودؑ کی تعلیم پر غور کرتے ہیں تو بے ساختہ منہ سے سبحان اللہ نکلتا ہے۔ مسیح موعودؑ نے مذکورہ بالا عقیدہ کے بالکل خلاف تعلیم دی ہے چنانچہ وہ خود مذکورہ بالا عقیدے کے متعلق جو غیر احمدیوں میں ابھی تک رائج ہے فرماتے ہیں ؎

اب تم میں کیوں وہ سیف کی طاقت نہیں رہی۔
بھید اس میں ہے یہی کہ وہ حاجت نہیں رہی
اب کوئی تم پہ جبر نہیں غیر قوم سے ؎
کرتی نہیں ہے منع صلوٰۃ اور صوم سے
ایسا گمان کہ مہدی خونی بھی آئیگا ؎
اور کافروں کے قتل سے دین کو بڑھائیگا

اے غافلو یہ باتیں سراسر دروغ ہیں
بہتان ہیں بے ثبوت ہیں اور بے فروغ ہیں

اے احمدی قوم! خدا کا ہزار ہزار شکریہ ادا کر تو نے ایسے امام کو مانا ہے جس کی تعلیم پر چلکر بفضل خدا آج تو امن چین اور سکھ کی زندگی بسر کرتی ہے کاش لوگ اب بھی ضد اور تعصب سے خالی ہو کر راہ راست پر آجائیں تو ان کا بھلا ہوگا۔ مسیح موعودؑ نے ان لوگوں کی بھلائی کے لئے اپنے آپکو خطرے میں ڈالا۔ کتنے کفر کے فتوے لئے کتنے قتل کے بڑے بڑے جھوٹے مقدمے ان کے برخلاف دائر کئے گئے۔ لوگوں کی کتنی گندی گندی گالیوں کو برداشت کیا۔ اور اپنی کتنی بڑی جائداد کو اسلام کی خاطر قربان کیا۔ لیکن افسوس کہ ان ہی لوگوں نے منظور نہ کیا اور اس کو مفتری سمجھا اور اس کا نام کافر، کذاب اور دجال رکھا۔ گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے ستایا گیا۔ اور اس کی نسبت یہی کہا گیا (نعوذ باللہ) حرام خور لوگوں کا مال کھانے والا حقوق کو تلف کرنیوالا لوگوں کو گالیاں دینے والا عہدوں کو توڑنے والا اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنیوالا۔ بلکہ شریر اور خونی تک کہا گیا۔ دوستو یہ باتیں مسیح موعودؑ کی نسبت ان لوگوں نے کہیں جو اپنے آپکو مسلمان سمجھتے ہیں اور ان کا یقین ہے کہ جو کچھ وہ حضرت مسیح موعودؑ کی نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔ انہوں نے صدہا آسمانی نشانوں کو دیکھکر پھر بھی انکار کیا وہ حضرت مسیح موعودؑ کی پیاری جماعت کو تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں پھر ایک غیر احمدی جو اس قسم کی بدزبانی کرتا ہے وہ اپنے آپکو ثواب کا مستحق سمجھتا ہے یہ تمام گندی باتیں جو مسیح موعودؑ کی طرف ان غیر احمدیوں نے منسوب کیں اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے خدا تعالےٰ سے الہام پاکر مسیح موعودؑ ہونیکا دعویٰ کیا۔ اور اس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ اے روئے زمین پر مسلمان کہلانے والو خدارا سوچو۔ کہ مامور من اللہ کے انکار سے اب تمہاری حالت کہاں سے کہاں تک پہنچ گئی ہے آؤ مسیح موعودؑ کو مانو۔ اور اس غلط عقیدے کو چھوڑ دو۔ اور مسیح موعودؑ کی تعلیم پر عمل کرو۔ تاکہ تم

دعوت الی الخیر

پنجاب میں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب حضرت خلیفۃ المسیح صاحب ثانی ایدہ اللہ بنصرہ۔

السلام علیکم ورحمت اللہ وبرکاتہٗ۔ مدت سے ہمارے گاؤں چک سکندر تحصیل کھاریاں میں کوئی واعظ نہیں آیا تھا۔ بڑی انتظار کے بعد حضور کی توجہ سے ہمارے گاؤں میں وہ تبلیغ ہوئی جو اس سے پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی شیخ پور تحصیل گجرات۔ مونگ کینہرا تحصیل پھالیہ بحکم حضور تبلیغ کرتے ہوئے ہمارے گاؤں میں تشریف لائے۔ ۲۷-۲۸ ستمبر کو دو دن چاند کی روشنی میں ۹ بجے سے لیکر ۱۲ بجے تک نہایت پرزور لفظوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر مفصل دلائل اور موجودہ نشانات زلازل طاعون وغیرہ اور دیگر ضروری مسائل نہایت وضاحت سے بیان فرمائے مخالف موافق ساکنان دیہ زن و مرد کا کثرت سے ہجوم تھا۔ حافظ صاحب بات بات میں انکی غلطیوں اور بدکرداریوں پر متنبہ کرتے رہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور ان کی زبان سے نکلوا دیا کہ بیشک اس وقت کسی مصلح کی ضرورت ہے۔ لوگ ایسی دلچسپی سے سنتے رہے۔ کہ کوئی اُف تک نہیں کرتا تھا۔ اور اکثر چشم پر آب تھے۔ اور اثنائے تقریر میں بعض آدمی خوف الٰہی سے گر پڑے۔ اور بے اختیار سبحان اللہ۔ استغفر اللہ کا آواز لوگوں کی زبانوں سے نکل پڑا۔ دو گھنٹے تقریر ہو چکنے پر فرمایا۔ کہ اگر تم لوگ تھک گئے ہو تو کوئی مجبوری نہیں میں چھوڑ دیتا ہوں۔ سب نے کہا کہ ہم نہیں تھکنے۔ آپ تقریر کرتے جائیں ہم بڑی توجہ سے تقریر کو سنیں گے۔ چنانچہ جن لوگوں کے دلوں میں بدظنیاں تھیں۔ وہ دور ہوئیں اور اکثروں نے کہا۔ کہ ہم آئندہ سال جلسہ پر قادیان شریف جائینگے۔ اور ہم حضور کے دعوے کی تصدیق کرتے ہیں۔ اور دو شخصوں غلام محمد ولد احمد دین۔ امام الدین ولد رحم علی ساکنان دیہ نے بیعت کا اعلان کر دیا۔ الحمد للہ یہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا اور حافظ صاحب آج ۲۹ ماہ حال کو واپس گھر تشریف لیگئے چونکہ ساکنان دیہ حافظ صاحب کے وعظ کے زن و مرد نہایت مشتاق ہو گئے ہیں لہذا ہم احمدی درخواست کرتے ہیں کہ حضور حافظ صاحب کو ہر چاند میں ایک دفعہ یہاں آنے کے لئے حکم صادر فرمادیں۔ کیونکہ ان کا وعظ موثر۔ عام فہم اور ہمارے ملکی محاورے کے مطابق ہوتا ہے حسن اتفاق سے ۲۸ ماہ حال کو مولوی فضل دین صاحب بھی کھاریاں سے اس جگہ تشریف لائے۔ انہوں نے بھی اطیعو اللہ واطیعو الرسول پر بہت مدلل تقریر کی۔ ہم جماعت احمدیہ ساکن چک سکندر حضور کی مہربانیوں کے نہایت شکرگذار ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اس خلیفہ کا سایہ ہمیشہ ہمارے سر پر رکھے والسلام۔ حافظ محمد عالم امام مسجد جماعت احمدیہ ساکن چک سکندر۔

سری نگر کشمیر میں ایک مکالمہ

حافظ نور الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ ایک مولوی صاحب جو میرے دوست تھے کچھ عرصہ باہر رہکر واپس گھر آئے تو مجھے کہنے لگے۔ (مولوی) سنا ہے تم قادیان پڑہنے کیلئے گئے ہوئے تھے۔ تب تو تم بڑے پکے احمدی ہوئے۔ پھر کہنے لگے کہ مرزا صاحب واقعی بزرگ خدا کے مقرب آدمی تھے۔ (احمدی) بیشک وہ بزرگ اور مقرب تھے۔ لیکن بزرگ اور مقرب مفتری علی اللہ نہیں ہوتے۔ اسی لئے تو مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں سچے ہیں۔ (مولوی) مرزا صاحب اپنے دعویٰ مسیحیت میں تو جھوٹے تھے (معاذ اللہ) (احمدی) تعجب ہے ابھی آپ مقرب اور بزرگ کہتے تھے اور اب آپ کاذب کہتے ہیں خدا تعالیٰ تو کاذبوں کے متعلق فرماتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین۔ اور من اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بایاتہ۔ یعنی جھوٹوں پر خدا کی لعنت۔ کوئی بڑا ظالم نہیں اس شخص سے جو افترا کرتا ہے خدا پر یا تکذیب کرتا ہے اس کی آیات کی۔ اور دوسری طرف خدا تعالیٰ فرماتا ہے انہ لا یفلح الظالمون کہ ظالم کامیاب نہیں ہوتے۔ اگر مرزا صاحب معاذ اللہ مفتری و کاذب تھے۔ تو کیوں وہ ہر بات میں کامیاب اور مظفر و منصور ہوئے۔ اور آیت یاحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزؤن کے مطابق جب انہوں نے دعویٰ کیا تو لوگوں نے انسے ہنسی ٹھٹھا کیا پھر باوجود اکیلے ہونیکے خدا تعالیٰ نے اپنے الہامی وعدہ I shall give you a large party of Islam کے مطابق آپکو ایک جماعت اسلامی دی۔ (مولوی) کیا کبھی انگریزی اردو میں بھی الہام ہوا کرتے ہیں؟۔ (احمدی) کیوں نہیں خدا تعالیٰ جب فرماتا ہے ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ یعنی

ہر قوم کیطرف ہم اسی کی زبان میں نبی بھیجا کرتے ہیں۔ پس جب ہندوستان میں سب زبانیں بولی جاتی ہیں تو چاہیئے تھا کہ سبھی پر اتمام حجت کرتیوالا ایک ہی نبی مبعوث ہو (مولوی) مرزا صاحب نے جو مسیح مہدی یعنی امام ہونیکا دعویٰ کیا تو سب نام ان میں کس طرح جمع ہو سکتے ہیں؟ (احمدی) کیا آپکو

بنگال میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدنا۔ حضور اقدس کا خادم ذیل کے مقامات "سونا پور بکشی بگات۔ ڈومائین۔ نو پاڑہ" وغیرہ ضلع فرید پور سے پیغام پہونچاتا ہوا بھبوتی ضلع جسور ۲۶ ستمبر کو پہونچا بفضلہ تعالیٰ یہاں بھی تبلیغ ہوئی۔ پھر وہاں سے ۲۷ ستمبر کو "نوالاری" پہونچا، ۲۷ ستمبر کی شب کو اسی جگہ ایک تقریر ہوئی جس میں مولوی عبد العلیم صاحب سب رجسٹرار۔ اور مولوی عبد الرحمن صاحب قاضی (میرج رجسٹرار) اور جناب ڈاکٹر لیلین الدین صاحب نے بہت گہرا اور دانشمندانہ اثر لیا مولوی عبد الرحمن صاحب نے کہا کہ مجھکو میرے استاد مولینا حفظ اللہ صاحب (جو ڈہاکہ مدرسہ کے مدرس اعلیٰ) سے یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ فرقہ غیر تو ہونکو معقول جواب دیتا ہے۔ اور پوری خبر لیتا ہے۔ لیکن دعویٰ مسیحیت اور مہدیت کچھ انہوں نے مذاق اور دماغی نقصان سمجھا ہے۔ لیکن ہم اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے آپسے ملنے کا موقعہ دیا جس طرح سے آپنے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ مسیحیت اور مہدیت کو سمجھایا ہے اس سے سلسلہ کا رعب میرے دل میں پیدا ہو گیا ہے۔ پھر کہنے لگے کہ میں انشاء اللہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں کو خوب پڑھونگا اور اپنی وسعت اور اثر کے مطابق لوگونکو منوانے کی کوشش کرونگا۔ اسی طرح جناب عبد العلیم صاحب سب رجسٹرار نے کہا بلکہ انہوں نے سب سے زیادہ عقیدت کا اظہار کیا اور بار بار کہا کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور امام مہدی ماننے میں مجھکو کوئی عذر نہیں ہے۔ پھر مجھسے خصوصیات سلسلہ دریافت کیں میں نے ان لوگونکو شرائط بیعت پڑھکر سنائیں اور جماعت کی علیحدگی کے متعلق سمجھایا۔

اسی جوش میں ان لوگوں نے دوسرے روز یعنی ۲۸ ستمبر کو اپنی طرف سے ڈاکٹر صاحب کے مکان پر ایک عام جلسہ کا اعلان کیا اور نوٹس دیا۔ صبح کے وقت سب رجسٹرار صاحب ایک قادری صاحب کو لائے جنکو کہ مولویت کا بھی دعویٰ ہے انہوں نے حیات مسیح اور دعویٰ مہدیت اور دجال کے کافر ہونے کے متعلق چند سوال کئے جواب معقول پانے پر مولویانہ ضد کرنے لگے تو رجسٹرار صاحب نے انکو معقول کیا تب انہوں نے اقرار کیا کہ میں تو جاہل ہوں مجھے اتنا علم نہیں ہے وغیرہ۔ جلسہ کا وقت ہو گیا تھا اس لئے ہم لوگ اٹھکر جلسہ گاہ میں پہونچے تقریباً دو گھنٹہ تک عاجز نے تقریر کی۔ مجمع بھی زیادہ تھا مگر افسوس کہ اردو سمجھنے والے کم تھے اس لئے قاضی مولوی عبد الرحمن صاحب نے بنگلہ زبان میں تقریر کو دہرایا لیکن افسوس کہ صرف تقریر کا خلاصہ وہ بنگلہ میں بیان کر سکے بہر حال اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے مجمع عام میں سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت اور آپکے دعاوی کو پہنچانیکا موقعہ دیا۔

بعد اس کے بنگلہ اشتہار اور اردو ہنڈبل وغیرہ تقسیم کئے گئے جناب سب رجسٹرار صاحب نے ریویو آف ریلیجنز اپنے نام جاری کرانیکا وعدہ فرمایا اور نیز حضرت اقدس کی بعض کتابوں کا نام اور پتہ بھی لکھ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو سلسلہ حقہ میں داخل ہونیکا جلد موقعہ دے۔

۲۹ ستمبر کو برایچ ضلع جسور پہونچا اس جگہ نور العابدین خانصاحب اور نور العارفین خانصاحب دو بھائی ہیں اور یہی دونوں اس جگہ کے رئیس اعظم ہیں اردو خوب سمجھتے اور بولتے ہیں ہمارے رفیق ابو الہاشم خانصاحب کے رشتہ دار ہیں پہلے یہ گمان تھا کہ یہ لوگ سلسلہ حقہ کی باتونکو اولاً تو سنینگے نہیں اور اگر سنینگے بھی تو رنجش کا اظہار کرینگے مگر اللہ تعالےٰ کا شکر ہے کہ بہت اخلاق اور بہت محبت سے پیش آئے اور نہایت شوق اور پوری دلچسپی کے ساتھ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی اور دلائل کو سنا۔ اور سلسلہ کے ساتھ جو اجنبیت تھی وہ محبت سے بدل گئی۔

ہمارے دوست اخویم ابو الہاشم خانصاحب کو اس تبدیلی پر بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے کہ وہ اور بھی آگے قدم بڑھانیکا ان لوگونکو موقع دیگا۔ حضور اقدس کی دعاؤں کا امیدوار خادم خلیل احمد از بنگال ۳۰ ستمبر ۱۵ء

نامۂ مدراس نمبر ۳

مسٹر احمد (ڈی۔ ایس۔ پی) کی ملاقات کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ انہوں نے خواجہ صاحب اور ان کے رفقاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ افسوس ہے کہ "ان لوگوں نے سنت اصحابہ پر بھی غور نہ کیا۔ ایک خلیفہ تو انہوں نے مان ہی لیا تھا۔ کم از کم تین تو اور مانتے۔ تعجب ہے کہ جن باتوں کو غیر احمدی لوگ بھی باسانی سمجھ رہے ہیں۔ ان پر ہمارے دوست محض اہل بیت مسیح کے ساتھ کدورت کی وجہ سے اڑ گئے۔ خدا انکو سمجھ دے۔

بمبئی میں ایک جگہ میں نے ایک بورڈ دیکھا "ایلامنس مشن" اس کے اندر چند لیڈیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ معلوم ہوا کہ وہ اس مشن میں کام کرتی ہیں۔ میں نے ان سے مشن کا خاص نام رکھنے کی وجہ دریافت کی۔ اس کے بعد مسیح کی آمد ثانی کا تذکرہ ہوا۔ جب میں نے انہیں بتلایا۔ کہ مسیح آگیا ہے۔ تو انہوں نے کچھ حیرت اور کچھ غصے سے عجب شکلیں بنائیں۔ اور بار بار کہیں کہ آنے کا وقت تو یہی ہے۔ مگر جو تم کہتے ہو۔ وہ غلط ہے۔ اس پر الیاس کی آمد کا ذکر ان کو سنایا گیا۔ کہ مسیح نے خود فیصلہ کیا ہے جس طرح الیاس دوبارہ آیا۔ اسی طرح مسیح دوبارہ آئیگا آخر میں نے ایک تقریر میں انہیں سمجھایا۔ کہ یہ معاملہ بہت نازک ہے۔ یہود منتظر تھے۔ کہ مسیح آویگا۔ اور وہ طیار تھے۔ کہ اسکو قبول کرینگے۔ مگر اس کے طریقہ آمد کے متعلق غلط فہمی میں پڑ کر مسیح کا انکار کر بیٹھے۔ ایسا ہی اب آپ بھی غور کریں۔ اپنے خیالی طریقہ آمد مسیح پر اصرار اور ضد نہ کریں۔ بلکہ اس کے نشانوں اور اس کے وقت سے اور اس کے کاموں سے اسکو شناخت کریں۔ اور اس بات کی اہمیت کی طرف توجہ کریں۔ کہ ایک شخص مسیح ہونیکا دعویٰ کرتا ہے اور عین ضرورت کیوقت کرتا ہے اور اس کی باتیں سچی اور قابل قبول ہیں۔ اس تقریر کے بعد انہوں نے کہا کہ ہمیں اس کے متعلق کتابیں دی جائیں۔ تاکہ ہم پڑھیں۔ اور غور کریں۔ اور اپنا ایڈریس لکھوایا۔

ایک پارسی بزرگ بہرام نام سے ملاقات ہوئی۔ جو وڈ بینا چرچ کے پاس رہتا ہے۔ اس نے کہا کہ ہماری

کتابوں کے مطابق اِس وقت ایک **نبی اللہ** کا ہونا ضروری ہے۔ یہی اس کا وقت ہے۔ زیادہ سے زیادہ اور دو سال لگیں تو لگیں۔ شاید اسی سال آجاوے۔ کتاب سے یہی زمانہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی بڑی نشانی یہ ہے۔ کہ وہ اہل فارس کے تخم سے ہوگا خواہ کوئی ہو۔ اور کہیں پیدا ہو۔ مگر تخم فارس چاہیئے اس پر میں نے اسے سمجھایا کہ وہ ٹھیک **ابنائے فارس** میں سے آیا ہے۔ اور پنجاب میں آیا ہے اور اسی زمانہ میں آیا ہے۔ اس پر وہ بہت حیران ہوا۔ اور چند سوالات کئے۔ جن کے جواب میں نے اسے سمجھائے۔ مگر کچھ متعجب سا ہو کر خاموش رہ گیا

محمد صادق عفی اللہ عنہ بمبئی ۲ر اکتوبر ۱۵ء

نامۂ مدراس نمبر ۲

۴ر اکتوبر کی صبح کو عاجز مدراس پہنچا۔ سیٹھ احمد صاحب غلام دستگیر صاحب و حکیم محمد سعید صاحب احمدیان اسٹیشن پر موجود تھے۔ بمبئی سے مدراس تک قابل ذکر دو یا تین ہیں ایک یہ کہ میں چند گھنٹے کے واسطے پونا میں اترا۔ گوکہلے نے جو کالج خدام ہند کا بنایا ہے۔ وہ دیکھا۔ چند ممبروں سے ملاقات ہوئی جو بہت خوش اخلاقی سے پیش آئے۔ اور لائبریری وغیرہ سب دکھائی۔ اخیر میں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے۔ انہیں یہ خبر سنائی۔ کہ بے شک ہندوستان کے واسطے یہ خوش قسمتی کے دن ہیں۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اس زمانہ میں جو بڑا روحانی ریفارمر بھیجا جو ہند کے **کرشنا** کنعان کے **موسیٰؑ** اور عرب کے **محمد** صلے اللہ علیہ وسلم کی طرح خدا کا نبی ہے۔ وہ ہند میں ہی آیا۔ پنجاب میں قادیان ایک جگہ ہے وہاں اس کے مشن کا مرکز ہے آپ لوگ خدام ہند ہیں اور میں خادم نبی ہند ہونے کا فخر رکھتا ہوں۔ وہ سارے جہان کے واسطے رسول ہے۔ مگر ہندوستان کو یہ عزت حاصل ہوئی کہ وہ یہاں پیدا ہوا اور اسی ملک میں زندگی گذاری۔ لہذا اپنے ملک کی عزت کی خاطر میں اسے نبی ہند بھی کہتا ہوں۔ آپ اس کی تعلیم پر غور کریں۔ کیونکہ ہند کی آیندہ قسمت اس کے قبول کرنے سے وابستہ ہے ایک صاحب نے احمدیہ لٹریچر دیکھنے کی خواہش ظاہر کی۔ ان کا ایڈریس قادیان بھیج دیا ہے

کالج اور اسٹیشن کے درمیان راستہ میں ایک مسجد آگئی۔ وہاں میں نے گاڑی کھڑی کی۔ معلوم ہوا کہ بھنڈار شاہ کی مسجد مشہور ہے چند نوجوان وہاں بیٹھے تھے۔ ان سے معلوم ہوا۔ کہ مولوی صاحب سو رہے ہیں۔ میں ان کے پاس بیٹھ گیا۔ ایک سفید ریش بزرگ گہری نیند سو رہے تھے مجھے اتنی فرصت نہ تھی۔ کہ ان کی بیداری تک بیٹھا رہتا۔ آہستہ سے السلام وعلیکم کہا نہیں سنا۔ اونچے کہا۔ نہیں سنا پھر خوب بلند آواز سے کہا۔ تب آنکھ کھولی۔ میں نے کہا حضرت آپ تو سو رہے ہیں۔ ادہر حضرت مہدی بھی آگئے سلام کا جواب دیا۔ اور فرمایا۔ ہاں اچھا اچھا اور پھر آنکھ بند اور سو گئے۔ میں پھر بولا حضرت میں کیا عرض کرتا ہوں حضرت امام مہدی۔ مسیح موعودؑ آگئے پنجاب میں آگئے قادیان میں آگئے۔ میں وہاں سے آیا ہوں۔ آپکو خبر پہنچاتا ہوں پھر آنکھ کھولی۔ فرمایا۔ امام مہدی آگئے۔ اچھا اچھا بہت اچھا۔ رات سوئے نہیں۔ نیند آرہی ہے۔ پھر سو گئے تیسری بار پھر کہا۔ حضرت یہ سونے کا کیا وقت ہے۔ امام مہدی صاحب آگئے۔ اٹھو انکو قبول کرو۔ مانتے ہو۔ یا نہیں۔ پھر آنکھ کھولی۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔ امام مہدی صاحب آگئے نیند بہت آرہی ہے۔ پھر سو گئے۔ اس کے بعد میں چلا آیا۔

دوسری بات یہ ہے کہ رائیچور کے اسٹیشن پر پہنچے چند گھنٹے گاڑی کے انتظار میں ٹھہرنا پڑا۔ ویٹنگ روم میں چند آدمیوں کو تبلیغ کرنے کا اتفاق ہوا۔ ان میں سے دو شخصوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ ان کی درخواستہائے بیعت بحضور حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بھجوا دیگئی ہیں اللھم زد فزد۔

مدراس میں پہلے ہی دن شام کو یہاں کے مشہور لیکچرار کا لیکچر سننے کا موقعہ ملا۔ صدر جلسہ ہائی کورٹ کے ایک جج صاحب تھے۔ وکٹوریہ ہال معہ گیلیری پر تھا کئی ہزار آدمی تھے لاتعداد ہزار لیڈیاں ہی ہونگی۔ بظاہر وہ سب سامعین ہندو نظر آتے تھے۔ شاید کوئی مسلم اور عیسائی بھی ہو۔ اختتام لیکچر پر شکریہ کے ووٹ پاس ہونے لگے۔ اُس میں میں نے بھی حصہ لیا۔ اور یہ بھی کہا۔ کہ میں پنجاب سے آیا ہوں۔ جہاں اس زمانہ کے کرشن۔ مسیح موعودؑ نبی زمان احمد نام پیدا ہوئے ہیں

یہ خبر اکثر سامعین کے واسطے نئی تھی۔ اور خدا کا شکر ہے کہ میں نے انکو پہنچائی۔ سب تقریریں انگریزی میں تھیں۔ یہاں عام زبان تامل ہے۔ صرف مسلمان اردو سمجھتے ہیں۔ اور ان کی تعداد شہر میں قریب ¼ کے ہے۔

احمدی مبلغ کی سیلون سے روانگی

ہمارے مکرم مبلغ جناب قاضی عبد اللہ صاحب بی اے بی ٹی کا سلسلہ حقہ کی خدمت کرنے اور چوہدری فتح محمد صاحب ایم اے احمدی مشنری مقیم انگلستان کا ہاتھ بٹانے کو روانہ ولایت ہونا احباب معلوم کر چکے ہیں۔ اس درمیانی عرصہ میں ان کے جو مختصر خطوط پہنچے۔ ان میں کوئی ضروری و خاص اطلاع قابل اشاعت نہ تھی کہ ہدیہ ناظرین کی جاتی۔ قاضی صاحب کے عریضہ مابعد میں بھی جو حضرت اقدس ایدہ اللہ کے حضور پہنچا کوئی بہت اہم واقعہ تو مذکور نہیں تاہم ان کے حالاتِ سفر سے آگاہی ضروری ہے اس واسطے پچھلی چھٹی کا خلاصہ ذیل میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔

سیلون میں احمدی احباب کی تلاش کی۔ پہلے تو کسی کا پتہ نہ لگا ارشاد حضور کے ماتحت پھر مکان پر گیا تو بفضل خدا اکثر دوستوں سے ملاقات ہوگئی۔ سب کو حضور کا سلام پہنچایا۔ بروقت اطلاع نہ ہونیکے سبب انہیں تشویش تھی مگر مسٹر بی ڈبلیو لائی کے مکان پر بہت سے دوست آگئے تھے۔ انہیں حضور کی نصائح انگریزی میں ترجمہ کر کے سنائی گئیں۔ مسٹر موصوف اپنی مقامی بولی میں دیگر احباب کو سناتے گئے انہیں سنکر حاضرین نہایت متاثر ہوئے۔ میں نے یہ بات ان کے ذہن نشین کی کہ احمدیت کسی سوسائٹی کا نام نہیں نہ دیگر فرقوں کی مانند کوئی فرقہ ہے بلکہ حقیقی دین اسلام ہے ختم نبوت کا مسئلہ سمجھایا پھر وہ پہر دیر تک گفتگو ہوئی جس کے دوران میں غسل بعر کی ضرورت و حکمت واضح کی گئی۔ پھر اسلامی ذبیحہ میں جو خوبیاں ہیں سمجھائیں اور بتلایا گیا کہ احکام اسلام محض رسم نہیں بلکہ بڑی بڑی حکمتوں پر مبنی ہیں۔ یہ سب باتیں مسٹر لائی دوسروں کو ترجمہ کر کے سمجھاتے گئے۔ سیلون کے بعض احباب بڑے جوشیلے اور مخلص ہیں۔ اور احمدیت پھیلانے